ہیں کہ قرآن و حدیث کے موافق ہمارا عمل ادا ہو کیونکہ ہم نے تحقیقات سمجھ لیا ہی کہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ قرآن و حدیث کے موافق آپ چاہتے تھے اور اُسی سے فتوا دیتے تھے * اور اُن کی فہم قرآن و حدیث کے سمجھنے میں بہت درست تھی سو انھیں امام نے عدم رفع کو ترجیح دیا * اور باوجودیکہ اُن کو دونوں حدیث پہنچی تھی مگر عدم رفع کی حدیث کو ترجیح دیا * اُسکا بیان یہ ہی کہ بڑے معتبر محدث اور محقق شیخ عبد الحق دہلوی محدث رحمۃ اللہ علیہ نے شرح سفر السعادت میں لکھا ہی * کہ امام ابو حنیفہ اور اوزاعی سے مکے میں دار الحیاطین میں ملاقات ہوئی * تب اوزاعی نے کہا تم کسواسطے اپنے ہاتھوں کو نہیں اُٹھاتے ہو رکوع کے نزدیک اور رکوع سے سر اُٹھانے کے نزدیک * تب امام ابو حنیفہ نے کہا اِس سبب سے کہ صحت کو نہ پہنچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس بات میں کچھ * تب اوزاعی نے کہا حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَعِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ حدیث روایت کی مجھ سے زہری نے اُسنے سُنا سالم سے اُسنے سُنا اپنے باپ عبد اللہ سے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اُٹھاتے اپنے دونوں ہاتھ

جب شروع کرتے نماز اور رکوع کے نزدیک اور رکوع سے سر
اٹھانے کے نزدیک ❊ تب ابو حنیفہ نے کہا حدثنا حماد عن ابراہیم
عن علقمۃ والاسود عن عبداللہ بن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان لا یرفع یدیہ الا عند افتتاح الصلوۃ ثم لا یعود بشیء من
ذلک حدیث روایت کی ہم سے حماد نے اسنے سنا ابراہیم سے
اسنے سنا علقمہ اور اسود سے دونوں نے سنا عبداللہ ابن مسعود رض
سے کہ بیشک نبی ﷺ نے نہ اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھ مگر نماز شروع
کرنے کے وقت پھر دوبارا کے ہاتھ نہ اٹھاتے کسی مقام میں اس نماز کے ❊
تب اوزاعی نے کہا میں زہری سے اور سالم سے اور ابن عمر سے
روایت کرتا ہوں اور تو اسکے مقابلہ میں حماد سے ابراہیم سے علقمہ سے
روایت کرتا ہی یعنے یہ بڑا اسناد بیان کرتا میرے سند بیان کرتے
کو کہ بلندی رکھتا ہی یعنے راوی میں ثقات ہیں کہاں برابر ہی ❊ تب
ابو حنیفہ نے کہا کہ حماد فقیہ زیادہ تھا زہری سے اور ابراہیم فقیہ
زیادہ سالم سے اور علقمہ ابن عمر سے فقہ میں کم نہیں ہی اگرچہ
آنحضرت کی صحبت کی بزرگی ساتھ ابن عمر مخصوص ہوں اور
اسود کو بھی بہت سی بزرگی حاصل ہی اور عبداللہ تو خود عبداللہ ہی
ہیں یعنے انکی تعریف کی احتیاج نہیں کیونکہ انکا درجہ فقہ میں اور

حضرت رسالت پناہ کی نزدیکی میں مشہور رہی * تو اوزاعی نے حدیث
کو اسناد کی بلندی سے ترجیح دیا اور امام ابوحنیفہ نے راویوں کے
فقیہ ہونے سے حدیث کو ترجیح دیا * اور ابوحنیفہ کا مذہب یہی ہی
جاننا کہ اصول فقہ میں مقرر ہوا ہی انتہی * تو اس صورت میں
ابوحنیفہ کے مقابلہ کو عدم رفع کے راجح ہونے میں شک نہ باقی رہی
اور عدم رفع پر عمل کرنے سے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی اتباع حاصل ہو گئی * دوسرا فایدہ اب چونکہ لوگ
پوچھتے ہیں کہ رفع یدین کیا ہی سنت ہی یا منسوخ ہی تو اسواسطے
اسکا بیان بھی کرتے ہیں دل لگا کے سنو اور یاد رکھو * رفع یدین کے
مسئلہ میں خوب تحقیق تلاش کرنے کے بعد تین قول ثابت ہوتا ہی
ایک قول یہہ کہ مختار دونوں میں حضرت سے دونوں فعل ظاہر ہوا *
اور چونکہ علم اور رفقہ ابوحنیفہ کا اور انکی حدیث کی سند ابن
مسعود اور انکے تابعینوں سے جاملتی ہی اور ابن مسعود کا طریقہ عدم
رفع ہی اسواسطے ابوحنیفہ کے مذہب میں انکے طریقہ پر عمل ہوا *
اور بموجب فرمانے آن حضرت کے کہ میرے اصحاب مثل تاروں
کے ہیں ان میں سے جسکی پیروی کروگے راہ پاؤگے ابن مسعود
کی پیروی کرکے عدم رفع اختیار کرنے سے راہ ملی ۰ اور ابوحنیفہ

رحمۃ اللہ کے مقلد کو کچھ شک باقی نہیں اور اتباع سنت حاصل
ہوئی • شرح سفر السعادت میں بھی یہی مضمون ہے مگر عبارت
دوسری ہے • دوسرا قول یہ ہے کہ رفع یدین و عدم رفع کو ترجیح
ہے چنانچہ شرح سفر السعادت میں موجود ہے کہ شیخ کمال الدین ابن
الہمام نے خوب تحقیق کے بعد عدم رفع کو ترجیح دیا • تیسرا قول یہ ہے
کہ رفع یدین منسوخ ہے یہ قول بھی سفر السعادت میں موجود
ہے • جب تینوں قول اس جگہ تو اب ایک مسئلہ اور بھی یاد رکھو
بعد اس کے عدم رفع کی ترجیح اور رفع یدین کا منسوخ ہونا مذکور ہو گا • وہ
مسئلہ یہ ہے کہ اگر حنفی مذہب شافعی کے مذہب پر بعضے احکام میں تین
وجہوں میں سے ایک کے سبب سے عمل کرے تو درست ہے • پہلی
وجہ یہ کہ دلیلیں کتاب اور سنت کی اس کی نظر میں اس مسئلہ میں
شافعی مذہب کو ترجیح دیں • دوسری یہ کہ کسی ایسی جگہ میں گرفتار ہو کہ
کہ اس جگہ میں مذہب شافعی کے نزدیک مثل احکام جائز کے اس
دیار میں یا احکام قنوت کے • تیسری وجہ یہ کہ ایک شخص صاحب
تقوی ہو اور اس کو عمل احتیاط کے ساتھ منظور ہو تو اوس احتیاط
شافعی مذہب میں پا دے مثل دو سیر سے زیادہ صدقہ دینے کے یعنے
صدقہ فطر یا سوراکا گوشت کھانے کے وعلی ہذا القیاس • لیکن ان تینوں

وجہ میں دوسری شرط بھی ہی وہ شرط یہہ ہی کہ تلفیق نہو یعنے
یعنے بسبب ملانے مذہب کے ایسی صورت متحقق ہو یعنے ایسی صورت
پیدا ہو کہ دونو مذہب میں روا نہو مانند اسکے کہ فصد کروانا وضو
جانے پھر اسی وضو سے امام کے پیچھے بلے قراءت الحمد کے نماز پڑھے
کہ کسی مذاہب میں یہہ صورت روا نہو ولی* وضو حنفی مذہب بموجب
باطل ہوا اور نماز شافعی مذہب بموجب* اور اگر سوا اِن تینون
وجہون کے کسی نے اقتدا حنفی کی چھوڑ کے شافعی کی اقتدا کیا یا اسکے
الٹے تو مکروہ ہی قریب حرام کے اسواسطے کہ یہہ کھیل ہی دین
میں* یہہ مسئلہ جواب سوالات عشرہ میں ہی اور ایساہی طرح
ہمراہ اسنادات میں ہی* یہہ اسرار فائدہ رفع یدین اور عدم رفع
دونون فعل حضرت سے منقولات و دونون میں ظاہر ہوا اس بات کی
دلیل کی احتیاج نہین کیونکہ دونون کی حدیث موجود ہی* باقی رہا
یہہ کہ رفع یدین کرین یا نکرین اور رفع یدین مرجوح ہی یا منسوخ*
سو اِسکا بیان یہہ ہی کہ جس صورت میں دونون برابر ثابت ہو
اس صورت میں بھی حنفی مذہب رفع یدین نہین کر سکتا
کیونکہ تینون وجہون میں سے کوئی وجہ پائی نہ گئی کیونکہ رفع یدین
نکرنے سے نہ کچھ تنگی میں گرفتار ہی اور نہ اسمین تقوی ہی بلکہ

نکونکے بیچ میں تقوی اسی کیونکہ عدم رفع میں منسوخ ہونیکا شبہہ بھی
نہیں اور نہ رفع یدین میں ترجیح ہے تو دونوں کے برابر ہونیکی
صورت میں حنفی المذہب کو رفع یدین کرنا دین میں خلل کرنا ہے ٭
اور حقیقت میں رفع یدین اور عدم رفع دونوں برابر نہیں ہیں بلکہ
عدم رفع میں ترجیح ہے ٭ اب ترجیح کی دلیل سنو ٭ پہلی دلیل عدم
رفع کی ترجیح کی یہ ہے کہ مشکوۃ مصابیح میں باب جامع المناقب کی
دوسری فصل میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ
اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ
اُمِّ عَبْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوْا
بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پیروی کرو ان دو شخصوں کی کہ بعد میرے خلیفہ ہونگے میرے
اصحاب میں سے وہ دونوں کون ہیں ابوبکر اور عمر اور چال طریق
اختیار کرو عمار ابن یاسر کی چال اور طریق کے موافق ٭ اور چنگل
مارو یعنے مضبوط پکڑو عہد اور نصیحت کو ام عبد کے بیٹے کی کہ وہ
عبد اللہ ابن مسعود ہیں ام عبد کنیت ہے ابن مسعود کی ماں کی ٭ اور
حذیفہ کی روایت میں یوں ہے کہ جو کچھ حدیث بیان کرے اور خبر دے

ابن مسعود دین کے احکام کی تو اُنکو سچا جانو یہہ عبارت بدلے معنی ہی وتمسکوا بعہد ام عبد کے روایت کیا اِنکو ترمذی نے * سو ابن مسعود نے عدم رفع کی خبر دی ہی اُنکا سچا جاننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا ہی * اور ابن مسعود نے جو حاضرین سے عہد کیا کہ میں تمہارے دیکھنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھتا ہون اور اُس نماز میں رفع یدین نکیا تو اُس عہد پر چنگل مارنا اور اُس طریق کو مضبوط پکڑنا ضرور رہا * اب ابن مسعود کے نماز پڑھ کے دکھانیکی حدیث سنو وہ حدیث جامع ترمذی میں ہی * ابو عیسی ترمذی کہتے ہیں کہ اِس حدیث کو روایت کی ہم سے ہناد نے اُسنے کہا اِس حدیث کو روایت کی ہم سے وکیع نے اُسنے سُنا سفیان سے اُسنے سُنا عاصم ابن کلیب سے اُسنے سُنا عبد الرحمن ابن اسود سے اُسنے سُنا علقمہ سے کہا قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ کہا عبد اللہ ابن مسعود نے کیا میں نماز نہ پڑھوں تمہارے دیکھنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز * یعنے تمکو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے کا شوق ہی تو دیکھو میں ویسی نماز پڑھتا ہون * پھر نماز پڑھی عبد اللہ ابن

مسعود نے سونہ اٹھایا اپنے دونون ہاتھہ سوا پہلی بار کے یعنے تکبیر تحریمہ کہنے وقت کے * اِس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رفع یدین اور عدم رفع کا مذکور اُس مجلس مین تھا تب تو راوی نے فقط عدم رفع کا بیان کیا دوسرے فرض واجب سنت مستحب کا بیان نکیا * سو جب ابن مسعود نے جو آن حضرت کے پاپوش بردار اور گھر مین اور سفر مین ہر وقت کے حاضر باش تھے اور آن حضرت نے اُنکی خبر کو صحیح جاننے کا حکم فرمایا اور اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عدم رفع کی خبر دی تو اب جو لوگ اُنکی خبر کو صحیح نہ جانین اور اُنکی نصیحت پر عمل نہ کرین تو آن حضرت کے مخالف ہین * اور اِس حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ ابن مسعود رض نے عدم رفع کے بعد پھر حضرت کو رفع یدین کرتے نہ دیکھا تھا * اور اُنکے نزدیک رفع یدین منسوخ تھا تب تو فقط عدم رفع کے ساتھہ نماز پڑھکے دکھلایا * اور اگر اُنکے نزدیک دونون برابر ہوتا تو ضرور دونون صورت سے نماز پڑھکے دکھلاتے اور کہہ دیتے کہ آن حضرت کی نماز دونون صورت پر تھی * دوسری دلیل عدم رفع کی ترجیح کی یہہ ہی کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے ایک سو بارھوین مکتوب مین عدم رفع کی ترجیح لکھا ہی * اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اشعۃ اللمعات

شرح مشکوۃ میں باب صفۃ الصلوۃ کی پہلی فصل میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح میں عدم رفع کو ترجیح دیا ہی ٭ اور شیخ کمال الدین ابن الہمام نے بھی عدم رفع کو ترجیح دیا ٭ چنانچہ اسکا ذکر شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ نے شرح سفر السعادت میں فرمایا ہی ٭ اور امام اعظم نے اوزاعی کے مقابلہ میں عدم رفع کو ترجیح دیا ٭ اور بعد اُنکے سیکڑون فقہاء دیندار نے ترجیح دیا ٭ اور اُنکا ترجیح دینا اس قدر ظاہر ہی کہ احتیاج بیان کی نہین ٭ تو ان بزرگون اور امام اعظم رح کا ترجیح دینا ہم مقلدون کو کفایت کرتا ہی ٭ تیسری دلیل عدم رفع کی ترجیح کی یہہ ہی ٭ کہ رسالۂ تنویر العینین جو رفع یدین کا مبداء ثابت کرنیکے واسطے تصنیف ہوا ہی اُس میں اٹھارہ حدیثین رفع یدین کی لکھی ہین ٭ اُس میں سے دیکھا کہ تیرہ حدیثین خود اُن لوگون کے نزدیک قابل عمل کے نہین ہین ٭ کیونکہ اُن لوگون کے نزدیک رفع یدین کرنا چار مقام میں نماز شروع کرنے کے وقت اور رکوع کرنے کے وقت اور رکوع سے سر اُٹھانے کے وقت اور دو رکعت کے بعد تیسری رکعت ادا کرنے کو اُٹھتے وقت سنت غیر موکدہ ہی ٭ جیسا کہ تنویر العینین کے شروع میں یہی لکھا ہی ٭ اور اُن تیرہون حدیثونکا یہہ حال ہی کہ کسی میں ایک رکعت میں دو ہی بار

کسی مین ایک ہی رکعت مین چار بار کسی مین ایک ہی رکعت مین چھ بار اور کسی مین فقط تیسری رکعت ادا کرکے کو اٹھتے وقت رفع یدین کرنا مذکور ہی * تو یہ سب حدیثین اُن سب کے عمل کے خلاف ٹھہرین • باقی رہی پانچ حدیث سو اُس مین سے ایک حدیث تو بالاتفاق ضعیف ہی * اور ایک حدیث کو ترمذی سے لکھا ہی سو اُس حدیث کا ترمذی مین کہین نشان نہین باد خود اسکے اِن دونون حدیث اور دوسری دو حدیث کا عمل اصول حدیث کے قاعدہ • بموجب ساقط ہوا * اِس سبب سے کہ اُن حدیثون کے راویون کا عمل اپنی روایت کے برخلاف تھا * تو بس فقط ایک ہی حدیث ابی حمید ساعدی کی ایکے عمل کے موافق باقی رہی تھی • سو وہ بھی بخاری کی روایت کے خلاف ہی کیونکہ بخاری نے اُنھین ابی حمید ساعدی سے عدم رفع روایت کیا ہی ** اور تنویرالعینین کے چھیالیسوین صفحہ مین عدم رفع کے غیر معتبر ٹھہرانے کے واسطے مولوی زین العابدین نے حاشیہ پر لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم کی روایت کے آگے عبدالعزیز کی روایت کا کیا اعتبار • سو اُس حاشیہ کے مضمون بموجب یہ حدیث بھی قابل اعتبار کے نرہی * اور فرض کیا کہ اگر اتھارہون حدیث کو مان لین تو اُن پر عمل کس طرح کرین * چھ بار رفع یدین کرین یا ایک ہی بار یا دو بار

یا تین بار یا چار بار * کیونکہ اُن حدیثون کے مضمون مین بڑا اختلاف
ہی اور عدم رفع کی جاتنی حدیثین ہین سبکا مضمون ایک ہی یعنے
رفع یدین نکرنا * علاوہ اِسکے عدم رفع کی کسی حدیث کا عمل منافی
نہین ہی * تو اِس صورت مین عدم رفع مین ترجیح پاکر اُسپر عمل کیا
اور یہہ اعتقاد رکھا کہ جس طرح اور جتنی بار اور جس وقت مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا سو حق ہی * اور جب
رفع یدین کو ترک کیا وہ بھی حق ہی * اور حضرت کی اتباع کے یہی
معنے ہین کہ جس کام کو حضرت عمل کرین اُسکو ہم بھی کرین اور
جس کام کو حضرت چھوڑ دین اُسکو ہم بھی چھوڑ دین * چوتھی دلیل
عدم رفع کی ترجیح کی یہہ کہ حدیث قولی کو حدیث فعلی پر ترجیح ہوتی ہی *
سو رفع یدین کے باب مین کوئی حدیث قولی نہین بلکہ اُس مین جتنی
حدیثین ہین فعلی ہین * اور عدم رفع کے باب مین حدیثین فعلی
اور قولی دونون موجود ہین تو عدم رفع کو ترجیح ہوئی * اور دونون
قسم کی حدیثین عدم رفع کی انشاء اللہ تعالی قریب ہی مذکور
ہوتی ہین * چوتھا فائدہ اب چونکہ رسالۂ تنویر العینین کو دیکھہ
کے لوگون نے رفع یدین اختیار کیا ہی اِسواسطے بارہ حدیثین عدم
رفع کی جو تنویر العینین مین لکھا ہی اُس مین سے گیارہ حدیث

اِس مقام میں لکھتے ہیں • اور بارھوین حدیث جو ابوبکر ابن ابی شیبہ کی کتاب سے لکھا ہی اور کہا ہی کہ اِس حدیث کو صاحب تحفہ نے ذکر کیا اِس حدیث کی عبارت میں چونکہ سخت تحریف کیا ہی کہ قنوت اور عیدین کا لفظ نکال کے اُسکے بجاے موقت اور منا کا لفظ داخل کرکے آگے چل کے یہ بڑا اعتراض کیا ہی • اِسواسطے اُسکو اِس مقام میں چھوڑ دیا پانچوین فائدہ میں رفع یدین کی نا سخ حدیثون میں اِس حدیث کو لکھا • اور تنویر العینین میں جو حدیثین عدم رفع کی فقہ کی کتاب سے لکھا ہی اُنکو جدا لکھتے ہیں • اور جو حدیثین حدیث کی کتاب سے لکھا ہی اُنکو جدا لکھتے ہین • سنو فقہ کی کتاب نہایہ میں کہا کہ • اِنّ عبد اللّٰہ بن الزبیر رای رجلا یصلّی فی مسجد الحرام و یرفع یدیہ عند الرکوع و عند رفع الرّاس منہ فقال لا تفعل فانّہ امر فعلہ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ و سلّم فی اوّل الاسلام ثم ترکہ و نسخ • یعنی عبد اللہ ابن زبیر نے دیکھا ایک مرد کو نماز پڑھتے بیت اللہ میں جس حال میں کہ اُٹھاتا تھا اپنے دونوں ہاتھ رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت تب کہا عبد اللہ ابن زبیر رض نے رفع یدین مت کر اِس کام کو کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے اسلام کے شروع میں پھر چھوڑ دیا

آنکو اور منسوخ ہوا * یہہ حدیث ہم نے تنویر العینین میں دیکھ کے لکہا * نہایہ اور رعنایہ میں جو اِس حدیث کو لکھا ہی تو اُس میں اِسمین کچھ لفظ کا فرق ہی مگر مضمون ملتا ہی * اِس حدیث کو تنویر العینین کے ارتالیسوین صفحہ مین لکھا ہی کہ محدثون کی کتاب مین اِسکی سند صحیح نہین پائی جاتی تو معلوم ہوا کہ اُنکے نزدیک اِس حدیث کی سند ضعیف ثابت ہوئی ہی * یہہ حدیث وضعی نہین ہی جیسا کہ بعضے لوگ ضد سے کہتے ہین * باقی رہا یہہ کہ اِس حدیث کو صاحب نہایہ اور شیخ عبد الحق دہلوی ارح شرح سفر السعادت مین عدم رفع کی دلیل مین لائے ہین اِسسے معلوم ہوتا ہی کہ اُنکے نزدیک البتہ اِسکی سند صحیح ہو گی * اور علاوہ اِسکے حدیث ضعیف بھی حدیث ہی * اور کہا نہایہ مین * انہ قال ابن مسعود رفع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرفعنا وترک فترکنا یعنی حال یہہ ہی کہ کہا ابن مسعود رض نے ہاتھ اُٹھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اُٹھایا ہم نے اور چھوڑ دیا سو چھوڑ دیا ہم نے کفایہ اور کافی مین بھی یہہ حدیث ہی * گو تنویر العینین مین ضعیف وضعی لکھا اور قبول کر لیا * مگر ونسٹھوین صفحہ مین یہہ تقریر کیا کہ اِس حدیث کا مطلب یہی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک کیا اور سمجھا ہم نے اُسسے منسوخیت رفع یدین کی

اور یہہ منسوخیت ابن مسعود کی کہی ہی ٭ سو ہمکو اس مقام مین
زیادہ بحث منظور نہین اتنا جانتے ہین کہ اتباع رسول کے یہی معنے
ہین کہ حضرت کا کرنا دیکہہ کے کرنا اور چہوڑنا دیکہہ کے چہوڑنا ٭
اور کہا ہدایہ مین ٭ و یروی عن ابن عباس ان العشرة المبشرة لا
یرفعون ایدیہم الا عند الافتتاح ٭ روایت کی گئی عبد اللہ ابن
عباس سے کہ عشرہ مبشرہ رض نہ اٹہاتے تہے اپنے ہاتہہ مگر تکبیر اولی
کے وقت ٭ اس حدیث کو بہی ضعف وصحت کہا قبول کر لیا اس
حدیث کو بہی تنویر العینین دیکہہ کے لکہا ٭ اور کفایہ اور کافی اور
عنایہ اور ہدایہ مین جو یہہ حدیث لکہا ہی اُس مین اسمین کچہہ
لفظ کا فرق ہی مگر مضمون ایک ہی ٭ اب یہان سے حدیث کی کتابون کی
حدیثین جو تنویر العینین مین لکہی ہین شروع ہوئین ٭ اُن مین سے ہی
جو لکہا ترمذی نے عن علقمة قال صلی ابن مسعود ولم یرفع یدیہ الا
اول مرة وقال صلیت بکم صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علقمہ
سے ہی کہ کہا علقمہ رض نے نماز پڑہی عبد اللہ ابن مسعود نے اور نہ اٹہائے
اپنے دونون ہاتہہ سوا پہلی بار کے اور کہا کہ نماز پڑہی مین نے
تمہارے ساتہہ جیسی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی ٭ اس
حدیث کی عبارت مین بہی فرق کیا ہی ٭ صحیح عبارت یہی ہی جو کہ

اوپر قریب ہی لکھہ چکے مگر مضمون ایک ہی* اور اسنن سے ہی
جو نکالا ابو داؤد نے عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رض قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه
علیه وسلم اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُود
براء ابن عازب سے کہ کہا براء نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب شروع کرتے نماز اُٹھاتے اپنے دونوں ہاتھہ برابر دونوں
کندھون کے پھر دوسری بار ہاتھہ نہ اُٹھاتے وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا
حَتّٰي انْصَرَفَ اور ایک روایت مین ابو داؤد کی نہ اٹھاتے دونوں
ہاتھہ یہان تک کہ پرے ہٹ چکتے یہہ روایت جابر کی ہی* ان دونوں
حدیثون کے بھی لفظ مین فرق کیا ہی* ابو داؤد مین دونوں
حدیث اِس عبارت سے ہی عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وآله وسلم اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ اِلٰى
قَرِيْبٍ مِنْ اُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ اخرجه ابوداؤد روایت ہی براء
رض سے کہا دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب
شروع کیا حضرت نے نماز اُٹھایا اپنے ہاتھون کو نزدیک تک
اپنے کانون کے پھر نکیا اِسی طرح نکالا اِسکو ابو داؤد نے* اور
روایت ہی جابر سے قَالَ جَابِرٌ رض رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلي اللّٰه
عليه وآله وسلم رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا حَتّٰي

بنصرت اخرجہ ابوداؤد۔ کہا جابر رض نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اٹھایا اپنے دونوں ہاتھ جب شروع کی نماز پھر نہ اٹھایا انھوں کو یہاں تک کہ پڑھ چکے نکالا اسکو ابو داؤد نے ۞ اور انہیں سے ہی جو نکالا امام محمد نے اپنی موطا میں عن عاصم ابن کلیب الجرمی عن ابیہ ان علی بن ابی طالب لا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولی عاصم ابن کلیب جرمی سے انہیں روایت کیا کلیب سے کہ بیشک علی ابن ابی طالب رض اپنے ہاتھ نہ اٹھاتے تھے سواے تکبیر اولی کے ۞ اور انہیں سے ہی جو نکالا امام محمد نے اپنی موطا میں ۞ عن عبد العزیز ابن حکیم قال رایت ابن عمر لا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولی عبد العزیز بن حکیم سے ہی کہ کہا عبد العزیز نے دیکھا میں نے عبد اللہ بن عمر کو نہ اٹھاتے اپنے ہاتھ سواے تکبیر اولی کے ۞ اور انہیں سے ہی جو نکالا طحاوی نے معانی میں قال صلیت خلف ابن عمر فلا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولی مجاہد سے ہی کہا کہ نماز پڑھی میں نے پیچھے عبد اللہ ابن عمر کے سو نہ اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ سواے تکبیر اولی کے ۞ اور طحاوی میں کہا کہ روایت کیا ۞ عن اسود انہ قال رایت عمر بن الخطاب لا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولی اسود سے ہی انہوں نے کہا کہ دیکھا میں نے عمر

ابن خطاب کو نہ اُٹھاتے تھے اپنے دونوں ہاتھ سوائے تکبیر اولی کے ۞ اور نقل کیا ابن ہمام نے من دارقطنی وعلی عن محمد بن جابر عن حماد بن سلیمان عن علقمة عن ابن مسعود قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر لا یرفعون ایدیہم الا عند الافتتاح دارقطنی سے اور عدی سے بھی دونوں نے محمد ابن جابر سے اُسنے حماد ابن سلیمان سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ ابن مسعود سے کہ کہا عبد اللہ ابن مسعود نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بکر اور عمر کے ساتھ نہ اُٹھاتے تھے وے اپنے ہاتھ سوائے تکبیر اولی کے انتہی ۞ یہہ حدیثیں اسواسطے لکھا کہ بعضے لوگوں نے جو عوام کو سُنا دیا تھا کہ عدم رفع کے باب میں کچھ نہیں تھا سو غلط ہے ۞ پانچواں فائدہ عوام لوگوں میں سے جو لوگ اپنے تئیں حنفی مذہب ظاہر کرکے رفع یدین کرتے ہیں وے یہہ کہتے ہیں کہ رفع یدین کو کسی اصحاب یا فقہاء نے آج تک منسوخ نہ سمجھا اور کسی حدیث سے رفع یدین کا منسوخ ہونا ثابت نہیں ہے ۞ اگر حدیث سے رفع یدین کا منسوخ ہونا ثابت کردو تو ہم لوگ رفع یدین ترک کریں ۞ تو اُنکا یہہ جواب ہے کہ تم لوگ اگر حنفی مذہب ہو تو ابو حنیفہ نے جو عدم رفع اختیار کیا ہے سو حدیث نبوی کی اتباع کرکے تو تمکو اُنکی

تتابعہ کر کے عدم رفع کرنے مین اتباع سنت حاصل ہی اور تمکو اذ
رفع اور رفع یدین دونون برابر ہو نیکی صورت مین بھی بموجب
مسئلہ جواب سوالات عشرہ کے رفع یدین کرنا درست نہین
ہان جو شخص اپنے علم اور تحقیق سے رفع یدین مین ترجیح پاوے سو
رفع یدین کر سکتا ہی اور کسی سے سنکے یا کسی رسالے مین رفع یدین
کی ترجیح دیکھ کے رفع یدین نہین کر سکتا اگر ایسا ہوتا تو شافعی
مذہب کی کتاب کو دیکھ کے جو ان رسالون سے بہتر ہین تمام
حنفی لوگ رفع یدین کرتے اور شافعی مذہب کے مجتہدون سے
سنکے جو ان لوگون سے ہزار درجے افضل ہین سارے حنفی
لوگ رفع یدین کرنے لگتے اور اس بات کی اجازت دینی کتابون میں
ہوتی سو ایسی اجازت نہیں ہی چنانچہ جواب سوالات عشرہ کے
مضمون سے تمکو دریافت ہو چکا اور ہمارے تو متبادر لگتا ہی کہ رفع
یدین پر عدم رفع کو ترجیح ثابت ہی جیسا کہ اوپر مذکور ہوا تو تم لوگون
کو ہم سے فقط عدم رفع کے رفع یدین کے ساتھ برابر ہونے کا ثبوت
طلب کرنا تھا چہ جائیکہ ہم نے ترجیح عدم رفع کی ثابت کر دی پس
تمہارے رفع یدین ترک کرنیکو اس قدر کافی ہی بشرطیکہ حنفی
مذہب ہو اور اتباع سنت منظور ہی اور یہہ کو تمہارے متبادر مین

رفع یدین کا منسوخ ہونا ثابت کرنا ضرور نہیں * باقی تم لوگ جو حجت
کرتے ہو کہ رفع یدین کا منسوخ ہونا ثابت کر دو تو اسواسطے ہم تم سے
پہلے عذر کرتے ہیں کہ جن مسئلوں میں قدیم مجتہدوں میں اختلاف
ہے اُن مسئلوں میں ہم اور مولوی زین العابدین یا کوئی دوسرا عالم
بحث کر کے ایسا فیصلہ کر دیں کہ جس سے آیندہ کے اُن مسئلوں کی حقیقت
کھل جاوے * سو یہ تو فقط زبانی دعوی ہی اور اُن مسئلوں کی حقیقت
سواے رب العالمین یا اُس کے رسول کے کسی کو معلوم نہیں * باقی رفع
یدین کے منسوخ ہونے کی دلیل جو قدیم کتابوں میں مذکور ہی اُس کو ہم نقل
کر دیتے ہیں جو قبول کر لو تو تمہاری خوشی ہی اور اعتراض کرو
تو قدیم بزرگوں پر * اب صحابہ اور فقہا کے رفع یدین سے منسوخ
جاننے کی دلیل سنو * حضرت کے اصحاب عبد اللہ ابن مسعود نے
فقط عدم رفع کے ساتھ نماز پڑھ کے لوگوں کو دکھلانے کے واسطے
کی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز فرمایا اگر انکے
نزدیک رفع یدین منسوخ نہوتا تو دونوں فعل سنت ہوتے تو
ایسا ظاہر کر کے ترک اور ایک سنت کو چھپاتے بلکہ دونوں کا بیان
کر دیتے * تو معلوم ہوا کہ ابن مسعود کے نزدیک رفع یدین منسوخ
تھا * چنانچہ تنویر العینین کے مصنف نے بھی رفع یدین کی منسوخیت

کو ابن مسعودؓ کی سمجھہ لکھا ہی ۔ اور حضرتؐ کے اصحاب کرام ابن
زبیرؓ کی حدیث سے خوب ظاہر ہی کہ رفع یدین کے منسوخ ہونے کی خبر
انکو معلوم تھی اور ابن زبیر کا جواب ثابت ہی ۔ اور اگر تنویر العینین
کے بموجب کہ ابن زبیر کی حدیث کی تصحیح اسنے نہ مانی تو کیا مضائقہ
اسکی سند صحیح ماننی سے یعنی حدیث ضعیف نہیں ہو سکتی ۔ علاوہ
اگر فرض کیا کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور تو کیا مضائقہ حدیث
ضعیف بھی حدیث ہی ۔ سوا اسکے ثابت ہو کہ ابن زبیرؓ کی سمجھہ میں
رفع یدین منسوخ تھا ۔ اور یہہ امر اسکے علم میں رفع تھا کوئی شخص نہ کرتا ہی
پھر اسکے بیان اگر ہے کی تائید بھی کیا احتیاج نہیں تو اسکے بیان کرنے
سے صاف ظاہر ہی کہ رفع یدین ابتدائے اسلام میں تھا بعد اسکے
منسوخ ہوا ۔ سب صحابہ نے جن کو اسکے منسوخ ہونیکی خبر تھی نکلی اسکو
اپنے بیان سے خبر کر دی ۔ اور یہہ بات بہ ترتیب کی حدیثوں میں تامل
کرنے سے صاف ظاہر ہوتی ہی ۔ باقی رہا انکا منسوخ ہونا رفع یدین کو سو
اسکی دلیل بیان کرنیکی احتیاج نہیں ہے بلکہ ان کتاب تنویر کے
اس بیان سے بھری ہوئی ہی ۔ اب رفع یدین کے منسوخ ہونیکی ایک
دلیل تنویر العینین کے مضمون سے نکلتی ہم اگے لکھتے تو ا
تنویر العینین میں لکھی ہی حدیث جو حضرت علیؓ سے روایت

ہی اِسمین قرآن کی آیت مین سے و الحر کی لفظ سے رفع یدین کا حکم ثابت ہی ٭ سوا اِس حدیث سے رفع یدین صاف واجب ثابت ہوتا ہی کیونکہ اُسکے مستحب ہونیکا کوئی قرینہ اِس جگہہ پر موجود نہین ہی ٭ چنانچہ تنویر العینین کے اٹھتیسوین صفحہ مین بھی لکھا ہی ٭ کہ بعضے علماء گئے ہیں اِس بات پر کہ اُٹھانا ہاتھونکا نماز مین اِن مقامات مذکورہ مین واجب ہی ٭ جیسا کہ ذکر کیا اُسکا صاحب فتوحات وغیرہ نے تو اِس صورت مین چونکہ ابن مسعود کی حدیث صحیح اور دوسری حدیثون سے آن حضرت کا رفع یدین کرنا ثابت ہی اور رفع یدین کرنیوالے بھی اُسکے قائل ہیں اِسواسطے وہ حدیث بلا شبہہ منسوخ بعض ٹھہری ٭ یعنے شروع نماز کے سواے سب مقام کا رفع یدین منسوخ ہوا کیونکہ واجب کا ترک کرنا گناہ ہی ٭ اور پیغمبر لوگ گناہ سے پاک ہوتے ہیں تو اگر رفع یدین منسوخ نہوتا تو آن حضرت اِسواسطے ترک کرتے ٭ اور دوسری دلیل رفع یدین کے منسوخ ہونے کی حدیث قولی سے جو ثابت ہی اُسکو ہم نقل کرتے ہیں ٭ اور جن عالمون نے اِس حدیث کے مضمون سے رفع یدین کو منسوخ سمجھا ہی اُنکا بیان بھی کردیتے ہیں ٭ کیونکہ اُنکی سمجھہ ہماری تمہاری سمجھہ سے اور اُنکا علم ہمارے تمہارے علم سے اور اُنکی خوش نیتی ہماری

تمہاری خوش بینی سے بہت زیادہ ہیں۔ حق یہی ہے اور اسکے سوائے
سب اپنے منتشر خیالات مہوسات ہیں۔ اب حدیث رفع یدین کی ناسخ
سنو۔ پہلی حدیث امام ابوحنیفہ کی مسند کی اور طحاوی کی جسکو
صاحب ہدایہ نے لکھا ہے۔ صاحب ہدایہ عدم رفع کی دلیل میں لکھتا ہے

وَلَنَا قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَاتُرْفَعُ الْأَيْدِي إِلَّا فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ تَكْبِيرَةِ
الْإِفْتِتَاحِ وَتَكْبِيرَةِ الْقُنُوتِ وَتَكْبِيرَاتِ الْعِيدَيْنِ وَذَكَرَ الْأَرْبَعَ فِي الْحَجِّ

اور ہمارے واسطے دلیل ہے قول نبی علیہ السلام کا نہ اٹھائے جاویں
ہاتھ سوائے سات جگہوں کے شروع کی تکبیر میں اور قنوت کی تکبیر میں
اور عیدین کی تکبیروں میں۔ اور ذکر کیا اُن حضرت نے چار مقام کا حج میں
یعنی اپنے مقام میں ہدایہ کے درمیان جو وے چاروں مقام لکھے ہیں
سو یہ ہیں۔ حجر اسود کے بوسہ لیتے وقت اور صفا پر اور مروہ پر اور
دونوں جمروں کے پاس۔ اس حدیث کے صحیح ہونے میں اطلاق شبہ نہیں
ہیں کیونکہ اس حدیث کو اتنے بڑے معتبر عالم نے جو صاحب الترجیح
میں سے ہے اپنی کتاب میں لکھا۔ اور علاوہ اسکے یہ حدیث
فقط ہدایہ ہی میں نہیں ہے بلکہ اور بھی حدیث کی معتبر کتابوں
میں موجود ہے۔ بڑی معتبر حدیث کی کتاب طحاوی ہے اور
طحاوی کو حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز نے اپنے رسالہ عجالہ نافعہ میں

بہت معتبر لکھا ہی اور بڑی معتبر کتاب مسند ابو حنیفہ ہی سو دونون
کتابون مین یہہ حدیث موجود ہی* اور بڑی معتبر کتاب حدیث کی
طبرانی ہی اُسمین بھی یہہ حدیث موجود ہی* اور شرح سفر السعادت
مین جو لکھا ہی کہ طبرانی وغیرہ نے جو لا ترفع الایدی روایت کیا ہی
سو اُسکی صحت مین گفتگو ہی یعنے وہ حدیث ضعیف ہی تو طحاوی
کی روایت کے سواے اور کتابون کی روایت سے مراد ہی* سو مضایقہ
نہین طحاوی کی روایت نے اُن روایتون کو قوت دی اور وے حدیثین
حسن ہوگئین اور حدیث حسن بھی حجت ہوتی ہی مانند صحیح کے
جیسا کہ اصول حدیث مین مقرر ہی غرض یہہ حدیث بعضی روایت
سے صحیح اور بعضی سے حسن ہی* اور فتح القدیر کے مصنف نے جو بڑا
فقیہ اور محقق اور محدث ہی اُسنے اِس حدیث کو عدم رفع کی دلیل مین
لکھا ہی* اور صاحب ہدایہ نے اِس حدیث سے رفع یدین کو منسوخ
لکھا ہی اور رفع یدین کی حدیثون کے حق مین کہا ہی کہ جتنی حدیثین
رفع یدین کی ہین سو سب محمول ہین ابتداء اسلام کے حال پر* اب
اُس حدیث قولی کو سنکر کسکو طاقت ہی کہ آٹھون مقام مین ہاتھہ
اُٹھاوے* بعضے لوگ سوال کرتے ہین کہ پھر دعا مین بھی ہاتھہ اُٹھانا
تو آٹھوان مقام ٹھہریگا* تو اُنکا جواب یہہ ہی کہ عبادت کے ارکانون

میں سے بیان مقام کے سواے ہاتھ نہ اٹھانا ہے اور اگر بخاری
اس تقریر سے بیان مقام کی قید توڑ سکتی تو تنویر العینین
میں اس حدیث کی عبارت کو بدلنے کی احتیاج نہوتی * تو معلوم
ہوا کہ یہ سوال اس پر نہیں ہو سکتا * اور دوسری حدیث صحیح
مسلم میں کی سنو صحیح مسلم میں باب الامر بالسکون فی الصلوة
والنهی عن الاشارة بالید یعنے نماز میں چین اور آرام سے رہنے
کا حکم اور نماز میں ہاتھ سے اشارہ کرنیکا منع جس باب
میں لکھا ہی حدثنا ابو بکر بن ابي شيبة و ابو كريب قالا حدثنا
ابو معاوية عن الاعمش عن المسيب بن رافع عن تميم بن طرفة
عن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله صلي الله عليه وسلم
فقال ما لي اريكم رافعي ايديكم كانها اذناب خيل شمس اسكنوا
في الصلوة قال ثم خرج علينا فرانا حلقا فقال ما لي اريكم عزين
قال ثم خرج علينا فقال الا تصفون كما تصف الملائكة عند ربها
قلنا يا رسول الله وكيف تصف الملائكة عند ربها قال تتمون
الصفوف الاولى وتتراصون في الصف حدیث روایت کی ہم سے
ابوبکر ابن ابی شیبہ اور ابو کریب نے دونوں نے کہا حدیث
روایت کی ہم سے ابو معاویہ نے اسنے سنا اعمش سے اسنے

مسیب ابن رافع سے اُنہون تمیم ابن طرفہ سے اُسنے جابر ابن سمرہ سے اُنھون نے کہا تشریف لائے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پھر فرمایا کیا سبب ہی یعنے مجکو تعجب آتا ہی کہ دیکھتا ہون مین تمکو اُٹھانے والے ہاتھون کو اپنے گویا کہ وے ہاتھہ سرکش گھوڑون کی دُم ہین۔ قرار پکڑو یعنے حرکت نکرو سکونت سے رہو نماز مین٭ کہا پھر تشریف لائے ہمارے پاس اور دیکھا ہمکو حلقہ حلقہ تب فرمایا کیا سبب ہی کہ دیکھتا ہون مین تمکو جوتھے جوتھے کہا پھر تشریف لائے ہمارے پاس اور فرمایا کیون نہین صف باندھتے ہو تم لوگ جیسا کہ صف باندھتے ہین فرشتے اپنے رب کے حضور مین٭ عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ اور کس طرح صف باندھتے ہین فرشتے اپنے رب کے حضور مین فرمایا پوری کرتے ہین پہلی صفون کو اور خوب مل کے کھڑے ہوتے ہین صف مین انتہی٭ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ نماز کے اندر جو رفع یدین ہی اُسے حضرت نے منع فرمایا اور اس رفع یدین کو آن حضرت نے سکون کے خلاف سمجھا اور آن حضرت نے اسی حرکت کو دیکھہ کے سکون کا حکم دیا۔ تو اس حکم سے نماز مین ہاتھہ نہ اُٹھانا واجب اور اُٹھانا صاف منع ہوا٭ یہہ حدیث نماز کے

اندر رفع یدین کے منع آوے جو نص تھی یہہ حدیث نماز کے بعد سلام پھیرنے کے وقت انگلیوں سے اشارہ کرنے کو منع کرنیوالی نہیں ہی بلکہ وہ حدیث دوسری ہی عبد اللہ ابن قبطیہ کی روایت سے چنانچہ اسکا ذکر قریب ہی ہوگا* اور اس حدیث کے الفاظ سے صاف ظاہر ہی کہ حضرت نے صحابہ کو نماز میں رفع یدین کرتے دیکھا اور وہ سب لوگ نماز ہی میں تھے تب وہہ بات فرمایا کہ کیون کرو نماز میں* باقی قنوت وتر اور عیدین کی تکبیرون میں جو ہاتھہ اٹھاتے ہین سو دوسری حدیث کے مضمون سے* اور یہہ دو مقام اس عام حکم سے خاص ہو گیا ہی اور اس دو مقام کے رفع یدین میں خلاف نہین ہی* اور تحریمہ کی تکبیر کہنے وقت کا رفع یدین تو نماز کے اندر ہی نہیں ہی بلکہ وہ نماز کے باہر ہی* پھر اگر کوئی کہے کہ پھر اسی طرح سے رکوع کرنیکے وقت* اور اس سے سر اٹھانیکے وقت* اور دو رکعت کے بعد تیسری رکعت ادا کرنے کو اٹھتے وقت کا رفع یدین بھی ہم دوسری حدیث کے مضمون سے کرتے ہین* تو اسکا جواب یہہ ہی کہ اگر ایسا ہو تو حدیث کا بالکل مطلب ہی ساقط ہو جاوے اور اصول کا قاعدہ یہہ ہی کہ عام میں سے بعض لفظ تھوڑا خاص ہوتا ہی سو یہان ہوا* اور یہہ جو لفظ سوال کرتے ہین کہ اس حدیث

کو رفع یدین کے منع پر حمل نہین کرسکتے کیونکہ جو فعل حضرت نے ابتداے اسلام مین خود کیا تھا اُس فعل کو ایسی تشبیہ مکروہ کسواسطے فرماتے * تو اُنکا جواب یہہ ہی * کہ اول تو اُس زمانے کے لوگون کے فہم کا حال ہمکو معلوم نہین کہ یہہ تشبیہ اُنکے نزدیک مکروہ تھی یا تشبیہ کے واسطے ایسے لفظ کا بولنا اُسوقت کا محاورہ تھا * جیسا کہ بعضی حدیثون مین فرمایا ہی کہ کر نسے تجکو تیری ماں * اِس بات مین اُن لوگون کی فہم معتبر ہی ہم لوگون کی فہم معتبر نہین * دیکھو اُن لوگون مین ابو ہریرہ نام تھا اور اِس ملک مین اگر کسیکو بلّی کا باپ کہین تو بُرا مانے * اور دوسرے یہہ کہ جنکے نزدیک یہہ بات ثابت ہی کہ رفع یدین منع ہو چکا تھا اُنکے نزدیک تو ایسا لفظ تنبیہ کے واسطے فرمانے کا مقام ہی تھا کہ باوجود اُس فعل کے منع ہونے کے اُن لوگون نے اُس فعل کو کیا * اور اگر حقیقت مین تمھارے فہم مین یہہ تشبیہ مکروہ ہی تو سلام پھیرتے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے کی اِس تشبیہ کا بھی وہی حال ہوگا * حضرت کے فعل کی تشبیہ ہوگی صحابہ کے فعل کی ہوگی * اور حقیقت یہہ ہی کہ جب تک یقینی دلیل سے ثابت نہو کہ یہہ حدیث سلام پھیرتے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے کے منع مین ہی تب تک یہہ اعتراض بہت نامناسب ہی *

کیونکہ یہہ اعتراض دور تک جا پہنچیگا * اور ہم لوگون کو اس سست تقریر اور بلا شبہ آزمائی کی حاجت نہین یہہ مقام تسلیم اور اطاعت کا ہی * پس ہم لوگون کو یہی لازم ہی کہ اس بات کی تحقیق کرین کہ قدیم بزرگون نے اس حدیث کے معنے کیا سمجھا ہی تو پہلو قت اس حدیث کی شرح متن سوائے شرح سفر السعادت کے ہمارے پاس اور دوسری شرحین موجود نہین ہین * ایسی معتبر کتاب کی عبادات کا یہہ نسخہ ہندی زبان مین ترجمہ کرتے ہین سنو * جان لو کہ مصنف نے مثل شریر گھوڑون کی دم کے ہاتھ اٹھانے کو حمل کیا یعنے سمجھا سلام کے نزدیک ہاتھ اٹھانے اور ہاتھ سے اشارہ کرنے پر چنانچہ بعضے امر مین دوسرے ابھی یہی سمجھے ہین اور شریر گھوڑون کی دم کے ساتھ تشبیہ دینے سے بھی ایسی ظاہر ہی * اور بعضے اسی حدیث کو حمل کرتے ہین تکبیر تحریمہ کہنے وقت کے واسطے نماز مین رفع یدین کرنے کی نہی پر جیسا کہ مذہب حنفی ہی * اور اصل اس حدیث کی صحیح مسلم مین روایت ہی تمیم ابن طرفہ سے انہون نے روایت کیا جابر ابن سمرہ سے انہنے کہا تشریف لائے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا کیا ہوا مجکو کہ دیکھتا ہون تم لوگون کو یعنے تعجب رکھتا ہون کہ اٹھاتے ہو تم

لوگ اپنے ہاتھون کو گویا سرکش گھوڑون کی دُمین ہین قرار پکڑو نماز مین * اور عبد اللہ ابن قبطیہ نے کہا سُنا مین نے جابر ابن سمرہ کو کہ وے کہتے تھے ہم لوگ جب نماز پڑھتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و سلم کے پیچھے کہتے تھے السلام علیکم السلام علیکم اور اشارہ کیا جابر نے ہاتھ اٹھا نا دکھانے کیواسطے اپنے ہاتھ سے دونون طرف اور کہا فرمایا آن حضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے کیا ہوا ہی اِن لوگون کو کہ پھیرتے ہین اپنے ہاتھون کو گویا سرکش گھوڑون کی دُمین ہین کفایت ہی تم مین سے ایک کو کہ رکھے اپنے ہاتھ کو اپنی ران پر بعد اسکے سلام دے اپنے بھائیون کو اُن بھائیون مین سے کہ آسکے داہنے اور بائین ہین * اور اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مفہوم حدیث کا وہ ہی جو مصنف مہر السعادت نے سمجھا * اور بعضون نے کہا ہی کہ ظاہر وہ ہی کہ حدیث تمیم ابن طرفہ کی اور حدیث عبد اللہ ابن قبطیہ کی ہر ایک حدیث جدا جدا ہی اِسواسطے کہ سلام پھیرنے کے وقت ہاتھ اُٹھانیوالے کو نہین کہہ سکتے کہ قرار پکڑ نماز مین کیونکہ وہ شخص اِس فعل سے باہر آتا ہی نماز سے تو مفہوم حدیث تمیم کا وہ رفع یدین ہی جو تحریمہ کے وقت کے سوا ہی * اور حدیث جابر اللہ کی آس رفع یدین کے

بیان میں ہی جو سلام پھیرنے کے وقت میں ہی واللہ اعلم انتہی ۔ آپ سلام پھیرتے وقت ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے جس میں ذکر ہی وہ حدیث بھی سنو صحیح مسلم کے باب مذکور میں لکھا ہی حدثنا ابو بکر ابن ابی شیبة حدثنا وکیع عن مسعر وحدثنا ابو کریب واللفظ له اخبرنا ابن ابی زائدة عن مسعر حدثنی عبد اللہ ابن القبطیة عن جابر بن سمرة قال کنا اذا صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قلنا السلام علیکم ورحمة اللہ السلام علیکم ورحمة اللہ واشار بیده الی الجانبین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی ما تومون بایدیکم کانها اذناب خیل شمس انما یکفی احدکم ان یضع یده علی فخذه ثم یسلم علی اخیه من علی یمینه وشماله حدیث روایت کی ہم سے ابو بکر ابن ابی شیبہ نے اُسنے کہا حدیث روایت کی ہم سے وکیع نے اُسنے سُنا مسعر سے اِس مقام میں مسلم دوسری سند بیان کرتے ہیں وہ بھی مسعر سے جا ملتی اور حدیث روایت کی ہم سے ابو کریب نے اور اِس کا لفظ ابو کریب کی روایت کا ہی اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی زائدہ نے اُسنے سُنا مسعر سے اُسنے کہا حدیث روایت کی مجھ سے عبید اللہ ابن قبطیہ نے اُسنے سنا جابر ابن سمرہ سے جابر نے کہا تھے ہم لوگ جب نماز پڑھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ کہتے تھے ہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ اور اشارہ کیا جابر نے اپنے ہاتھ سے دونوں طرف یعنے ہم لوگون کے دکھانے کو تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگ کسواسطے اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھون سے گویا کہ وے ہاتھہ تمھارے مرکش گھورون کی دُمین ہین بس کفایت ہی تم مین سے ایک کو کہ رکھے اپنا ہاتھہ اپنی ران پر بعد اسکے سلام دے اپنے بھائی کو جو شخص کہ اُسکے داہنے اور بائین ہی اور اس حدیث کے بعد دوسری حدیث بھی عبداللہ جابر ابن سمرہ سے روایت کی ہی اسمین یون ہی قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکنا اذا سلمنا قلنا بایدینا السلام علیکم فنظر الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما شانکم تشیرون بایدیکم کانہا اذناب خیل شمس اذا سلم احدکم فلیلتفت الی صاحبہ ولا یؤمی بیدہ کہا جابر نے نماز پڑھی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ پھر تھے ہم لوگ جب سلام کہتے اشارہ کرکے اپنے ہاتھون سے کہتے السلام علیکم پھر نگاہ کیا ہماری طرف رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا کیا حال ہی تمھارا اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھون سے گویا کہ وے ہاتھہ مرکش گھورون کی دُمین ہین جب سلام کہے تم مین سے کوئی تو چاہیئے

کر نماز پھیرے اپنے پاس والے کی طرف اور نہ اشارہ کرے اپنے ہاتھ سے انتہی * خلاصہ تمیم ابن طرفہ کی حدیث کا یہہ ہی کہ آن حضرت نے صحابہ کو نماز کے اندر رفع یدین کرتے دیکھا اسے منع فرمایا * اور خلاصہ عبد اللہ ابن قبطیہ کی حدیث کا یہہ ہی کہ آن حضرت نے صحابہ کو سلام پھیرنے وقت ہاتھ سے اشارہ کرتے دیکھا اُسے منع فرمایا * اور دونون حدیث صحیح صریح غیر منسوخ ہین تو اس صورت مین دونون پر عمل کرنا لازم ہی نہ نماز کے اندر رفع یدین کرے اور نہ سلام پھیرتے وقت ہاتھ سے اشارہ کرے * اور اس تکلف کی کیا احتیاج ہی کہ تمیم ابن طرفہ کی حدیث کو مجمل کہیے اور اُسکا بیان عبد اللہ ابن قبطیہ کی حدیث مین سمجھے کیونکہ دونون حدیث اپنے اپنے مفہوم پر ظاہر او رنص ہین جیسا کہ اس فن کے واقف کار پر روشن ہی * اور نہ مصنف مسرا ایسا یہ ثابت نہ جو سلام پھیرنے کے وقت سرکش گھوڑون کی دمون کی طرح ہاتھ اٹھانے سے منع فرمایا تو عبد اللہ ابن قبطیہ کی حدیث سے یہہ کہان سے ثابت ہوا کہ اُسنے تمیم ابن طرفہ کی حدیث سے نہیہ معنے سمجھے * اور حق یہی ہی کہ دونون حدیث پر عمل کرنا مین تقوا بہی اور اتباع سنت بھی حاصل ہوگی اور منع فعل پر عمل

کرنے کے شبہہ سے بھی محفوظ رہیگا ٭ اور یہہ جو بعضے کہتے ہیں
کہ سلام بھی جز آخر نماز کا ہی سو سلام پھیرتے وقت ہاتھہ اُٹھانے
والا نماز کے اندر باقی ہی اسواسطے حضرت نے اُسکو فرمایا کہ نماز کے
اندر قرار پکڑ اور سکون کر ٭ تو اُسکا جواب یہہ ہی کہ سچ ہی
سلام پھیرنا جز آخر نماز کا ہی مگر بمجرد ادا کرنے جز آخر کے وہ شخص
نماز سے باہر ہو گیا سلام پھیرنے میں نماز سے باہر ہونے میں اِس
قدر مہلت کہاں ہی کہ دیکھنے والا اُسکو سلام پھیرتے دیکھے اور
دیکھنے کے بعد بھی وہ نماز کے اندر باقی رہے تب فرماوے کہ نماز
میں سکون کر کیونکہ بغیر اُس فعل کے ظاہر ہونے کے دیکھنے والا
کسطرح دیکھیگا اور جب وہ فعل ظاہر ہوا تب فی الفور وہ نماز
سے باہر ہوا ٭ اب اُسکو یہہ فرمانا کہ نماز میں سکون کر ممکن نہیں
سو زیادہ طبع آزمائی سے کیا کام دونوں حدیث پر عمل کرو ٭ اور
یہہ جو بعضے کہتے ہیں کہ تمکو رفع یدین کے منع کرنے میں اِس قدر
اصرار کسواسطے ہی ٭ تو اُنکا جواب یہہ ہی کہ ہم تو حنفیوں کو رفع
یدین کرنے سے منع کرتے ہیں ٭ اور اُنکو جس سبب سے منع کرتے
ہیں وہ سبب اِس رسالے میں مذکور ہو چکا ہی ٭ اور ایک سبب
اور بھی ہی کہ اپنے مذہب کے خلاف عمل کرنیکے سبب سے اہل

سنت کی جماعت میں تفرقہ پڑ گیا ہی یہانتک کہ ایک کے پیچھے ایک نماز نہیں پڑھتا اور رفع یدین کرنے والوں کو برا کہتے ہیں یہانتک نوبت پہنچی کہ بعضے رفع یدین کرنیوالوں کو بھی بعضے رفع یدین کرنیوالے برا کہتے ہیں * چنانچہ رامپور میں چھٹی تاریخ ذی الحجہ سنہ بارہ سو اٹھاون ہجری میں سب کے روبرو مسلمانوں کے روبرو مولوی رئیس العلما ہیں نے مولوی عبد الحی کو مردود کہا اور مولوی عبد الرحمن کے حق میں کہا کہ وہ اللہ کا دشمن اور رسول کا دشمن ہی اور اسکو میں بھی اپنا دشمن جانتا ہوں * اور رجم البحار کے رسالوں کو نامعتبر کہا اور اپنے حق میں یوں کہا کہ میں حنفی مذہب ہوں اور اپنے علم کی تحقیق سے میں نے اس مذہب کی خوبی کو دریافت کر کے اس مذہب کو اختیار کیا ہی * اور میں رفع یدین کا حکم کسی کو نہیں دیتا اور جہاں میں جاتا ہوں وہاں رفع یدین نہیں جاری ہوتا * دیکھو منگل کوٹ ہم گئے تھے وہاں سیکڑوں لوگ ہمارے مرید ہوتے مگر ایک نے بھی رفع یدین نکیا * سو ایسے متشرف شخص کے تئیں بھی لوگ برا کہتے ہیں اور اس سب برا کہنے کا سبب یہی ہی کہ لوگوں کو اپنے مذہب کی قید نہ باقی رہی جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں اور جو چاہے

ہیں سو کہتے ہیں اور جماعت میں سنت تفرقہ پڑ گیا ہے* اسی واسطے
ہم کہتے ہیں کہ اپنے مذہب کے خلاف عمل نکرو تمہارا مذہب بھی حدیث
و قرآن کے موافق ہے* اللہ مسلمانوں کو نیک توفیق دے آمین*

* محضر مقام رام پورہ *

بتاریخ ششم ذی الحجہ سنہ ۱۲۵۸ ہجری کہ در رام پور بوالیہ اند
مولوی کرامت علی صاحب و مولوی زین العابدین صاحب بمسئلہ
رفع یدین و امین بجہر و اختیار و عدم اختیار مذہب معین بموجب
اقرار و درخواست مردمان برائین اطراف کہوڑہ یکجا و لست جانب
جناب مولوی عبد العلی صاحب صدر امین اعلی مجلس عام شدہ
بود و دران مجلس رئیسان مومنین مثل مولوی عبد العلی صاحب
صدر امین اعلی و مولوی مظہر الحق صاحب قاضی عدالت ضلع و مولوی
سعادت علی صاحب صدر امین و غیرہ صاحبان مقام مذکور حاضر
بودند در آن روز بر مردم و علمای مذکورین بسبب اقرار نمودن مولوی
زین العابدین صاحب کہ من حنفی المذہب ام و مولوی عبد الرحمان
کہ مقید مذہب نیست و حنفیان را بدعی گوید او را عدو اللہ و عدو الرسول
وعدو می نمود می دائم در مسائل مذکورہ چیزی بحث نشد و عوام
الناس در توہمات مشہور نمودہ اند کہ ذکر ان در رفع احکام اجرای رفع

چنین کرده است بنابر آن برای اظهار حق باحسن تثبیت اعزاز
وتصدیق چند از رب خلاصه گفتگوی هر دو عالمان که دران روز شده
بود می نویسد هر که از حاضران آن مجلس یاد داشته باشد برین کاغذ
دستخط خود کند که تمهید و فساد و دروغ گوئی عوام موقوف ماند
مولوی زین العابدین صاحب اقرار نمودند که من حنفی المذهب
ام و از روی تحقیق علمی این مذهب را اختیار نموده ام و برای
بحث از منها بموجب طلب مردمان فراین پور رفتن اراده کرده بودم
بلکه بموجب طلب میان منیر الدین و میان اکبر آمده ام * مولوی
کرامت علی صاحب فرمودند که سر انجام بود و گر با هر دو کسان
بموجب طلب مردمان فراین پور و گفتگو ما باهم آمده ام * مولوی زین
العابدین صاحب فرمودند که مردمان فراین پور را امن نمی بینند که جواب
داده ام و از آن ها را چه علاقه است آنها را آدمی بنده انم وجود و عدم
وجود آنها نزد من برابر است * مولوی کرامت علی صاحب فرمودند
که چنان تدبیر نمایند که تفرقه جماعت مومنین نشود * مولوی زین
العابدین صاحب فرمودند که هرچند را خواهم توانست انشاء
الله تعالی در متفق نمودن جماعت مومنین خواهم کوشید و من
با کسی برای رفع بدعت اصرار نمی کنم و بانی این امر نیستم بلکه مولوی

جناب کرامت علی صاحب باعث امتناع نمودن ان صاحب اجرای رفع یدین موقوف نموده اند و من اقرار میکنم که بغیر از سوال ذکر مسالهٔ رفع یدین با کسی نکنم * بعد ازان سخنان دیگر شدند که از بحث علاقه ندارد * جناب مفتی مظهر الحق صاحب و جناب مولوی عبد العلی صاحب بار بار می فرمودند که هر دو صاحبان اتفاق کنند و چنان تدبیر کنند که جماعه مومنان بر یک طریق مستقیم شوند * بعده مولوی مظهر الحق صاحب مردمان رافع یدین را فرمودند که اگر مولوی زین العابدین صاحب رفع یدین را منع کنند شمایان ترک رفع اختیار می کنید یا نه * آنها جواب دادند که ما ترک رفع اختیار نخواهیم کرد * پس بعضی از حاضران مجلس مولوی زین العابدین صاحب را گفتند که هر که رافع یدین اند برای اختیار کردن ترک رفع یدین آنها را فرموده شود * زان مولوی زین العابدین صاحب فرمودند که اینها را اگفته من قبول کی خواهند افتاد و رهمین حیص و بیص مجلس برخواست شد بعد ازان چون که دران مجلس ذکر شده بود که هر دو کیان و لایل خود نوشته دهند بموجب آن دارو غه قادر بخش از هر دو عالم درخواست این امر نمودند * مولوی کرامت علی صاحب یک مباله مختصر نوشته دادند که نزد ما موجود است * مولوی زین العابدین صاحب

و از نوشتن دلایل خود ابا فرمودند و درود تا که تشریف بردند * مگر اینکه
هرگاه مولوی عبد العلی صاحب و مولوی مظهر الحق صاحب برای
اتفاق و تدابیر نمودن بر نوشتن بر یک طریق او هر دو نا امان
گفتند مولوی کرامت علی صاحب فرمودند که من هم همین می خواهم
مولوی زین العابدین صاحب فرمودند که برای اختیار رفع یدین
و آمین بالجهر من حکم داده ام و نه خود هم داد و مانع هم نمی شوم
دیگر حالا مانع شوم مریدان ما از من بد خواهند شد اگر جناب با
معتقدان خود جهت نمودن رفع یدین و آمین فرمایند از جناب
مردمان اگر معتقد اند بر گشته خواهند شد * ازین سبب من مانع شدن نمی
توانم پس بهتر اینست که مریدان آن صاحب بطریق آن صاحب و مریدان
من بطریق من باشند * مولوی کرامت علی صاحب فرمودند که هرگاه
مرید از من و شما اند آنها چه طور باشند برای آنها صفائی کرده
شود * مولوی زین العابدین صاحب جواب دادند که هرگاه برای
کسی ... خواهد آمد خواهم پرسید الا تو مرید کیستی هرگاه خواهد گفت
که مرید فلان ام خواهم گفت که از پیر خود بپرسید تا ان وقت عمل نما
باز مولوی کرامت علی صاحب فرمودند که اگر کسی مرید نباشد آن
را کجا خواهند فرستاد جواب دادند که اول برای دریافت حالات

مسلمانی خواهم گفت تا از کسی که مرید شده از پیر خود دریافته عمل شود * باز مولوی کرامت علی صاحب فرمودند که مرید ما و شما و غیر آن بر طریق پیران خود ها مانند از کتاب پیچک غافل فرمایند * مولوی زین العابدین صاحب گفتند که آثار روز قیامت قریب است لهذا تفرقهٔ جماعت باران غضب است * مولوی کرامت علی صاحب فرمودند که اگر میدانید که تفرقهٔ مومنین باران غضب است لازم که مومنین را از باران غضب باز داشته بسمت باران رحمت آرید * مولوی زین العابدین صاحب فرمودند که من نمی توانم چیزیکه از دست رفت باز آمدن نمی تواند فقط

باز دونت طلب ... * من به محفل مذکوره این مصرعه نیز مولوی زین العابدین صاحب را به مقابلهٔ مولوی کرامت علی صاحب خواندن شنیده ام * مرا بیا مرز دیگر ان تو دانی *

دیگر این هم اثبات مولوی زین العابدین صاحب از مولوی کرامت علی صاحب فرمودند که آنصاحب برای رفع یدین مرا منع نسازند و من با نصاحب هم جهه نمودن رفع یدین نخواهم گفت * مولوی کرامت علی صاحب فرمودند که این معنی قبول بگردد یگر کنیان

بلکه ناواقف محض اند برای آنها بد پرستی نمایند بجواب آن مولوی زین العابدین صاحب فرمودند که من کسی را نمی گویم کسانیکه مرید من هستند بر طریق من عمل خواهند نمود * مولوی کرامت علی صاحب فرمودند که آنها از آیت و حدیث واقف نیستند چسان طریق آنها حسب اختیار خواهند نمود بر این معنی مولوی زین العابدین صاحب فرموده بودند که قرآن آنها بنم و حدیث آنها بنم انچیکه خواهم گفت بر ان عمل خواهند نمود *

نام حاضرین مجلس

میرزا محمد تراب ساکن فرخ آباد سررشته دار محکمهٔ ذیلی ضلع دهاکه وغیره مظهر الحق رضی الله عنه محمد العلی رضی الله عنه ملا بدر امین احمد منیر شجاعت علی حسینی سعادت علی ساجد ابوحنیفه رضی ا صحیح امت سراج الدین محمد رضی الله عنه محب کاظم رضی الله عنه فتح علی ساحر وا تقی امت میر مفاخر علی منیر الدین احمد میر منصور حسین لطف الرحمان رضی الله عنه نور الحق رضی الله عنه امین الدین احمد ثنا بت الله کمیل الدین احمد الله فتح الله شیر ملک رالدین احمد ساکن قصبهٔ جها ودیا غلام احمد وکیل محکمهٔ صدر امین اهل میر بدل الحق محرر

محمد صدر امین اجمل	محمد عمر دراز وکیل محکمہ ملکورہ

محمد دلاور علی محرر توجداری	محمد میر الدین احمد

عفی اللہ عنہ محرر محکمہ صدر امین اجمل	قدرت اللہ میر

منشی محکمہ صدر امین اجمل	کرامت اللہ صدیقی عفی اللہ عنہ

بشارت اللہ صدیقی	محمد صبیح الدین احمد عفی اللہ عنہ

قادر بخش داروغہ آبکاری مرید خاص عنایت علی

فخر الدین محمد عفا اللہ عنہ	منیر الدین محمد عفا اللہ عنہ

محمد صاحب علی عفا اللہ عنہ جیپوری	شیخ فقیر علی عظیم ابادی

محمد مرطفی مولوی عنایت علی	نعیم الدین احمد ساکن دھاکہ محافظ

دفتر	راقم الاثم محمد عبد الرب عفا اللہ عنہ	ومشیت اللہ عفا اللہ عنہ

اِس رسالے میں لکھا گیا ہی کہ رفع یدین کرنے والے تین قسم ہیں، ایک شافعی مذہب اور نئے مذہب والے دو قسم ہیں * سو غور کر کے اگر دیکھیے تو یون نہین بلکہ حقیقت میں یہ بد مذہب سب ایک ہی قسم ہیں * فرق اتنا ہی کہ تیسری قسم کے لوگ اندکے عاقل اور بڑے مکار ہیں بلکہ حقیقت میں یہ لوگ تفرقہ انداز اور خراب کن اور دشمن مذہب سنت وجماعت ہیں مثل رافضیون کے * جیسے

جیسا دیکھتے ہیں ویسا ہی ہو جاتے ہیں اور تقریر کے بغیر بچار کو نے
دینے کی کچھ لیاقت بھی رکھتے ہیں * کیونکہ اس گروہ میں بہتر اہل
اور مولانا اور مفتی اسلئے کہلاتے ہیں * چنانچہ انھیں سرداروں کا کلام
جسنے انکے سامنے خوب جانا ہی کہ یہ لوگ سنت کے سب فرقے اور
مذہبون کے اور تقلید کے صاف منکر تھے اور تفسیر قرآن شریف
اور شرح احادیث کو برا کہتے تھے اور رفع یدین اور آمین بجہر
کو صرف ایک ہی جاہلون کو اول وہاں میں جال انمیں پھنسانے
کو ٹھہرایا ہی * اب جو چارون طرف سے انپر لعنت ہوئی اور
رسالے انکے مذہب کے باطل ہونے پر چھپ گئے اور علمائے حرمین طیبین
اور شاہ جہان آباد وغیرہ کے فتوے لکھے گئے لاچار ہو کر جنھنے کچھ سنبھالے
تقریر کو پھیری * اور دوسری قسم کے لوگ محض جاہل اور
دبنگ ہیں جو انھون نے ایکبار اپنے سردارون سے سنا پھر اسکو
نہیں چھوڑتے اور نہ پھر بچار کی طاقت رکھتے * جو بات انکے ذہن میں
گھس گئی گھس گئی * خصوص جب یہ ان سے کہدیا کہ ہم اللہ کے
کلام اور رسول کی حدیث سے کہتے ہیں اور دوسرے لوگ
آدمیون کے کلام سے کہتے ہیں سو تم جو قرآن اور حدیث میں پاؤ
اسی پر عمل کرو اور ہمارا بھی یہی عمل ہی اور اعتقاد دوسرے

کبھی کی نسنو * تو ونہی لوگ یہہ سنکر خوب پکے ہو گئے اور جہل
مرکب نے انکے سینون مین جڑ پکڑ لی * اور یہہ بات اسواسطے کہتے ہین
کہ صرف قرآن کے اور احادیث کے متون مین تو اختلاف کر کے
بہت مذہب ہوئے سو اس مین بڑی گنجایش اور وسعت ہی * اگر
تفسیر قرآن اور شرح احادیث کی مطابق تحقیقات علماے اہل سنت و
جماعت کے کہ محقق اور دیندار و کامل اور حقیقت مین بھی ایسے
و قاطع البدعۃ وے ہی تھے اور انکو یہہ اتفاق نصیب دیتا تھا انھون
نے خوب تحقیق کر کے لکھا ہی پڑھا کرو و سمجھون کو پڑھا دینگے تو وہ
مطلب ہمارا کہ بڑا بادی مذہب سنت و جماعت ہی خصوصا اسمین
مالک مین کہ حنفی مذہب تمام پھیلے ہین حاصل ہوگا * سو بھائیو ان
لوگون کے مکر اور فریب سے غافل نہ ہو کبھی یہ لوگ آپس
ہی مین بعضے بعضون کو برا کہتے ہین اور ان کے عقاید سے تبرا
کرتے ہین کبھی وقت مناسب مین پھر آپس مین مل جاتے ہین اور
دوست جانی ہوتے ہین * چنانچہ اس مختصر نامہ کے کلام سے
دانشمند لوگ خوب سمجھ لینگے * سو ایسون کے فریب اور تقیہ کی
باتون پر نہ بھولیو * اور انہین کے حال کے موافق حضرت مخبر صادق
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے ہی خبر دی ہی * وہ حدیث یہ ہی

حدیث کی ترمذی معتبر کتاب مجمع الزوائد مین جو مولوی محمد وجیہ
صاحب مدرس اول الکلکتہ کے پاس ہی موجود ہے جسکو دیکھنا ہو
دیکھ لے عن عبد اللہ بن عمر رض روی الطبرانی انہ قال واللہ
لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لیکونن بین
یدی الساعۃ الدجال وبین یدی الدجال کذابون ثلثون او
اکثر قلنا ما آیاتہم قال ان یاتوکم بسنۃ لم تکونوا علیہا لیغیروا بہا
سنتکم ودینکم فاذا رایتموہم فاجتنبوہم وعادوہم طبرانی نے
روایت کی عبد اللہ ابن عمر رض سے کہ کہا انھون نے قسم خدا کی
بیشک سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے ضرور پیدا ہوگا قیامت کے نزدیک دجال اور پہلے اسکے جھوٹے
لوگ تیس شخص بلکہ زیادہ پھر پوچھا اصحاب نے کیا علامتین ہین انکی
فرمایا سکھاوینگے تم کو ایک سنت جسپر تم عمل نہین کرتے تھے
یعنی ایک نئی بات کو سنت کہکر تم کو سناوینگے یا حقیقت مین وہ
سنت ہو لیکن تم اسکو کرتے نہ تھے دوسری سنت کو عمل مین لاتے
تھے تو ویسے نئی سنت کو سکھاوینگے تاکہ جس سنت کو تم عمل کرتے تھے
تمھین مین تغیر اور تبدل آجاوے بلکہ تمھارے مذہب مین بھی
خلل پڑے سو جب تم ایسونکو دیکھو دور رہنا کو انسے اور دشمنی رکھو انسے۔

الحمد للہ کہ یہہ رسالہ تنویر القلوب تصنیف کیا ہوا مولوی کرامت علی صاحب جونپوری کا کہ خلیفہ ہیں حضرت سید احمد قدس سرہ کے جو گمراہوں اور نادانوں کی جہالت کے دفع کرنے کو دلیل قوی ہے مطبع احمدی میں تصحیح سے فقیر خیر خواہ خلق اللہ سید عبد اللہ ولد سید بہادر علی عفا اللہ عنہما کی چھاپا گیا اللہ تعالی پڑھنے اور سننے والونکو سمجھہ نیک دیوے کہ اُسکو پڑھہ اور سنکر اپنی جہالت اور نفسانیت سے باز آویں اور طریق حق سنت و جماعت کا اختیار کریں کسی نادان کے کہنے سے جو اپنے تئیں عالم اور مولوی کرکے مشہور کرتے ہیں گمراہ نہ بنیں اور

اِس کتاب کے ۳۹ صفحے کی دوسری سطر میں
لفظ موقوف کا غلطی سے چھپا گیا ہے
چاہئے کہ ہر کوئی اُس لفظ کو جہان دیکھے
قلم زد کر دے سب لوگون کی
دریافت کے واسطے یہہ
لکھہ دیا

❀